خادم حسین

بازگشت

# کوثر نیازی
# (ہر تھالی کا بینگن)

انسان جب اپنے آپ کو ذرا خوشحال دیکھتا ہے تو خدا سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ پھدکنے لگتا ہے۔ آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ مولانا محمد حیات مہر خیل کوثر نیازی کو نگران حکومت کی وزارت اطلاعات کیا ملی، پر نکل آئے۔ جہاں انہوں نے اپنی وزارت کا حق ادا کرنے کیلئے مخالفین کے خلاف ایسے بگٹٹ اور بے لگام بیانات دینے کا سلسلہ شروع کیا۔ وہاں وہ بے نظیر کے بارے میں ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے شرم و حیا اور دین و ایمان کی تمام حدوں کو پھلانگ گئے۔ انہوں نے کہا:۔

"حضرت مریم علیہا السلام کی طرح بے نظیر کی تعریف ممکن نہیں۔ جس طرح حضرت مریم علیہا السلام کی مکمل تعریف یہ ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ہیں۔ اس طرح میں یہ کہوں گا کہ وہ بھٹو کی بیٹی ہیں۔۔۔۔

(روزنامہ نوائے وقت کراچی (۴) ۱۷ مئی ۱۹۹۳ء)

خدا کی شان! اس عفیفہ خاتون (حضرت مریم علیہا السلام) کی پاکدامنی کی صفائی تو اللہ نے خود بیان کی ہے اور زمانے کی حرافہ بے مثال، بے نظیر بھٹو کی پاکدامنی کی صفائی مہر خیز کوثر نیازی صاحب بیان کر رہے ہیں۔ جن کا اپنا کردار چھلنی چھلنی ہے۔ مشکوک ہے۔ داغدار ہے۔

سبزی فروش دین فروش و قلم فروش
حرص و ہوا کے شہر کا دیرینہ مال گیر
اس کو کھنگالئے تو مئے ناب کی سڑاند
گھونگھٹ اٹھائیے تو معمائے "بے نظیر"

"تیری شہرت ٹوں میں چٹناں۔ آجاندا اخبار چک کے۔ میری تصویر آئی اے۔ گھر کھان نوں آٹا نئیں۔ تقریراں کردا پھردا۔۔۔۔"

یہ یہی وہ الفاظ جو محلہ راج گڑھ لاہور کے ایک کرائے کے مکان سے اکثر سنائی دیتے۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب کوثر نیازی۔ جماعت اسلامی پنجاب کے جنرل سیکرٹری، ہفت روزہ شہاب کے ایڈیٹر اور عالمگیر مارکیٹ، شاہ عالمی لاہور کی مسجد کے خطیب تھے۔ "ملاں" نامی آدمی اپنے کھردرے انداز میں اذان دیا کرتا اور کوثر نیازی تقریر کرتے۔ نیازی صاحب کا وہ دور کچھ حد تک خلوص کا دور تھا۔ ان ہی دنوں نیازی صاحب نے غالباً مال روڈ لاہور کے "پلازا" سینما کی انتظامیہ پر مقدمہ قائم کیا تھا۔ کہ گندی اور فحش فلموں اور گانوں سے معاشرے میں اخلاقی بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ انہیں بند کیا جائے۔ نیازی صاحب ان دنوں گھٹنے نکلے ہوئے پائجامے اور پھٹی ہوئی جیب والی اچکن کے ساتھ

بعض اوقات پیدل چل کر راج گڑھ سے شاہ عالمی پہنچتے۔ پھر اس کے بعد ایوب خاں کے دور میں نیازی صاحب مفتی محمود اور غلام غوث ہزاروی کے ساتھ۔ متحدہ محاذ میں نظر آئے۔ اور ایوب خان کا "لسانی ریوالور" اور بعد میں ذوالفقار علی بھٹو کی "شرعی ٹکل" کا نام کمایا۔ بھٹو پر ایک ضخیم کتاب بھی لکھی۔ جماعت اسلامی سے نکل کر ذوالفقار علی بھٹو کی صف میں کھڑے ہونے تک نیازی صاحب نے کئی قلابازیاں کھائیں۔

حرم میں زہد و طاعت میکدے میں شاہد و مینا
ارے صاحب! پیر مغاں یوں بھی ہے اور یوں بھی
اداکاروں سے لے کر واعظوں کی آپادھاپی تک
خطیب شہر ایسا بدزباں یوں بھی ہے اور یوں بھی

اور پھر ایک دن کوثر نیازی بحیثیت وزیر اطلاعات۔ گئے دور کے "لائل پور" شہر کی پیپلز پارٹی کے ایک انتخابی جلسے میں اپنے مربی ذوالفقار علی بھٹو کی تعریف میں یوں رطب اللسان تھے۔

"مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سورج ہیں اور ہم اس کی کرنیں ہیں۔ وہ سمندر ہیں۔ ہم اس کی لہریں ہیں۔ وہ پھول ہیں۔ ہم اسکی پتیاں ہیں"

اتنے میں سٹیج کے عقب سے ایک شخص نے آواز لگائی: "بھٹو دیگ ہیں اور آپ اسکے چمچے ہیں" اس طنز پر پورا جلسہ کشت زعفران بن گیا۔

۱۹۷۰ء کے الیکشن میں پیپلز پارٹی کی طرف سے کوثر نیازی جس حلقے سے منتخب کرائے گئے۔ وہ مرزائی طاقت و رسوخ کا حلقہ تھا۔ کوثر نیازی رات کی تاریکیوں میں قادیانیت کے بائی کمانڈ کے کرنل لارنس تھے۔ ان دنوں انہوں نے اپنے ہفت روزہ شہاب میں دو سال تک جماعت اسلامی شورش کاشمیری اور دایاں بازو کے بعض راہنماؤں سے متعلق جوژاژخائی کی اور جس طرح خرافات و مغلظات کا انبار لگایا وہ سب کچھ قادیانی امت کے بوچڑخانے میں تیار ہوتا رہا۔

اجہل و مجہول لیکن ایں و آں سے بے خبر
اس کی خوبی یا برائی افتراء و اتہام
بوالہوس عیاش نیچہ بند خائن خود فروش
ایک خانہ زاد پیغمبر کی امت کا غلام

آخر شورش کاشمیری نے اپنے ہفت روزہ "چٹان" کی اشاعت مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۷۱ء میں کوثر نیازی کو ان الفاظ میں دعوت مباہلہ دی کہ

"کوثر نیازی آؤ اللہ کی اس کتاب پر فیصلہ کرلو"۔

"کوثر نیازی نے پیپلز پارٹی کے دامن میں پناہ لے کر گندگی کی ایک ایسی مہم شروع کر رکھی ہے کہ اخلاق و دین کے تمام مسلمات کو آگ لگا دی ہے۔ خدا کا خوف اس شخص کے وجود سے خارج ہو چکا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ گالی گفتار بہتان افتراء اور بدمعاشی و اوباشی کے اس پیکر متحرک میں اتنا حوصلہ کیسے پیدا ہوا؟ حکومت اسے کچھ کہتا نہیں

چاہتی اور ہم اس کے اسباب سے واقف ہیں۔ اس رذیل انسان کا ایک ہی جواب ہے کہ اسے کوئی جواب نہ دیا جائے۔ اس کے نزدیک ماں بہن بیٹی کا تصور ہی نہیں۔ دوسروں کی ماں بہن بیٹی کو گالی دیتے ہوئے اسے شرم نہیں آتی اور اپنی ماں بہن بیٹی کے بارے میں جواب آں غزل پر اسے غیرت نہیں آتی۔ نتیجتاً ہم اعتراف کرتے اور سپر انداز ہوتے ہیں۔ لیکن اس سے پہلے کہ ہم سپر انداز ہوں ہم کوثر کو دعوت مباہلہ دیتے ہیں وہ قرآن مجید کی آیت کے مطابق اپنے اہل و عیال لے کر خانہ خدا میں آئے ہم بھی بال بچوں سمیت حاضر ہوتے ہیں اللہ کی کتاب کو گواہ بنا کر اپنے تمام بچوں کی زندگی پر قسم کھائیں کہ وہ یہ نہیں تھا اور نہیں ہے۔ ہمارے الزامات اس کے خلاف یہ ہیں کہ:

وہ سید ابوالاعلیٰ مودودی اور جماعت اسلامی کے اکابر کی مخبری اور جاسوسی کرتا رہا ہے۔ اس صلے میں اس نے ضلعی حکام سے لے کر گورنر اور صدر ایوب تک سے فوائد حاصل کئے مثلاً لائسنس لے کر فروخت کئے۔ خفیہ روپیہ مختلف مدوں میں حاصل کیا۔ روٹ پرمٹ لئے اور ان سے لاکھوں روپیہ کمایا۔ جب موجودہ حکومت نے خالی خولی روٹ پرمٹ ختم کرنے کا فیصلہ کیا تو قبل از وقت اطلاع پاتے ہی تمام روٹ خطیر رقم لے کر فروخت کر ڈالے۔ جلسوں میں شرکت کے دام کھرے کئے۔ اس طرح بڑی بڑی رقمیں پیدا کیں۔ جس سے قرض لیا اسے واپس نہیں کیا۔ جن مطابع میں "شہاب" چھپوایا بیشتر کی رقمیں کھا گیا۔ لاہور انٹرنیشنل ہوٹل میں شرمناک حد تک رنگ رلیاں مناتا رہا۔ دلال کے فرائض انجام دیئے۔ سید مودودی اور جماعت اسلامی کی مخبری کے لئے صدر ایوب سے بالواسطہ و بلاواسطہ ائیر ٹکٹ لے کر کعبۃ اللہ اور مدینۃ النبی ﷺ جاتا رہا۔ شراب گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ زنا کا چسکہ ہے۔ قوم لوط کا فعل شنیعہ جزو فطرت ہے۔ معکوس عادت بھی ہے۔ پیپلز پارٹی میں مرزائی امت کا گماشتہ ہے۔

اسی طرح ہم اس کے ساتھ اہل و عیال سمیت قسم کھانے کو تیار ہیں۔ شورش کاشمیری اعلان کرتا ہے کہ:

میں نے کبھی کسی شخص یا جماعت سے سیاستہً ایک کوڑی نہیں لی اور نہ کبھی کسی دور کے حکمرانوں سے کسی سطح پر بالواسطہ یا بلاواسطہ مال و زر اینٹھا ہے۔ بلکہ سیاست و خطابت و صحافت میں پیسہ لے کر کام کرنا کمینگی سمجھا۔ کسی فرمانروا یا اس کے اہل کار کو آج تک جرأت نہیں ہوئی کہ ایسی بات کرے۔ اس قسم کی ترغیبات کو ہمیشہ پائے استحقار سے ٹھکرا دیا ہے۔ میرے نفس نے کسی کی عزت و آبرو کے باب میں خیانت نہیں کی میں نفس کا سچا انسان ہوں کبھی شراب نہیں پی۔ زنا نہیں کیا۔ نہ اس کے متعلقات سے لگاؤ یا الگاؤ رہا ہے۔ میں تو سگریٹ نوشی سے بھی بفضل تعالیٰ بچا ہوا ہوں۔ ماں نے آج تک وہ انسان ہی نہیں جنا۔ جو میرے ضمیر میرے قلم میری زبان کا سودا کر سکے۔ میں نے کوثر نیازی پر جو الزامات لگائے ہیں خدا اور رسول گواہ ہیں وہ سب سچے ہیں۔

۱۶ دسمبر تک وہ جس مسجد میں چاہے اپنے بچوں کو لے کر آجائے میں بھی اپنے بچوں کو لے کر آجاتا ہوں۔ ہاں ہم خدا سے دعا کریں گے قرآن مجید بیچ میں رکھ کر قرآن مجید کی آیات کے تابع کہ رب العالمین اس کو اور اسکی اولاد کو مٹا دے جو تیری بارگاہ میں جھوٹا حلف لے رہا ہے۔ اگر کوثر نیازی نے حلف اٹھا لیا۔ کہ وہ ان الزامات سے بری ہیں۔ تو میں ان سے وہیں معافی مانگ لوں گا۔ اور وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ ان کے خلاف قلم و زبان سے ایک حرف ادا نہیں ہوگا۔ اگر وہ اس ۱۶ دسمبر تک نہ آیا اور گریز و فرار کیا تو پیشان بارگاہ ایزدی میں کوثر نیازی اور اس

کے خدا دشمن ساتھیوں کے خلاف استغاثہ دائر کر کے غلاظتوں کے جواب میں قلم نہ اٹھانے کا اعلان کرتا ہے۔
کوثر نیازی آؤ کلام اللہ ہمارے تمہارے درمیان فیصلہ کردے گا تم ممتاز عالم دین کہلاتے ہو۔ اور اپنے نام کے ساتھ مولانا چپکا رکھا ہے۔ میں ایک گنہگار مسلمان ہوں سخت گنہگار۔ اللہ کی کتاب سے فیصلہ لے لو۔"
کوثر نیازی نے شورش کی وفات تک (سوائے ٹولنٹن مارکیٹ پرانی انار کلی لاہور میں شورش سے دست بدست لڑائی کے) اس معاملے کا کوئی جواب نہ دیا۔
یہاں روزنامہ جنگ مورخہ ۷ جون ۱۹۸۹ء کی اشاعت کی ایک خبر کا تذکرہ بھی موضوع سے ہٹ کر نہ ہوگا:
"اسلام آباد (جنگ نیوز) تحریک تحفظ ناموس رسالت کے رہنما مولانا کوثر نیازی گزشتہ روز تحریک کے ایک وفد کے ساتھ ایرانی سفیر کے گھر گئے اور ان نے امام خمینی کی وفات پر تعزیت کی۔ اس موقع پر انہوں نے تعزیتی کتاب میں درج ذیل شعر تحریر کیا

حال ما درہجر رہبر کم تراز یعقوب نیست
او پسر گم کردہ بود و ما پدر گم کردہ ایم

یعنی اپنے رہبر کی جدائی میں ہمارا حال حضرت یعقوب علیہ السلام سے کم نہیں۔ ان کا بیٹا گم ہوا تھا اور ہمارا باپ گم ہو گیا ہے۔
جبکہ اسی خمینی اور اس کے انقلاب کے بارے میں فروری ۱۹۸۴ میں طبع ہونے والی اختر کاشمیری کی کتاب "آتش کدہ ایران" کے "دریچے" میں کوثر نیازی نے تحریر کیا:
"اس دور حکومت میں سزا اور تعذیب کا جو طوفان اٹھا۔ وہ علماء کے ہاتھوں اٹھا۔۔۔ یہ اسلامی انقلاب کی نہایت بھونڈی تصویر تھی۔ خمینی اور ان کے پیروکار بھی اگر اسوۂ حسنہ کی پیروی کرتے تو ایران میں دارو گیر اور کشت و خون کا جو نہ ختم ہونے والا ایک شیطانی چکر چلا۔ وہ نہ چلتا۔ اس طرح اسلامی انقلاب کے بارے میں دنیا میں جو غلط تصورات اور بدگمانیاں پیدا ہوئیں وہ پیدا نہ ہوتیں۔۔۔ سینکڑوں افراد کو سرسری سماعت پر موت کے گھاٹ اتارتے چلے جانا۔ کسی صورت میں حسنؓ اور حسینؓ کے نانا کا طریقہ نہیں۔"
قارئین کرام! آپ نے کوثر نیازی کا دوغلہ پن ملاحظہ فرمایا۔ بہروپ بھرنے میں یہ آدمی کتنا شاطر ہے کہ شرم تک نہیں آتی۔

ایک دوجے سے یہ کل کہنے لگے باشتیئے
رات کٹتی ہے کہاں اس لاڈلے کی بن پیئے
ہم تو فاسق ہیں ازروئے فتویٰ دیروحرم
آپ لیکن کون سے مسلک سے ہیں بہروپیئے؟

کوثر نیازی کے چہرے پر منافقت سے بھرپور مرقص ڈاڑھی ایسے لگتی ہے جیسے میٹھی روٹی سے چیونٹیاں چمٹی ہوئی ہوں۔ "کالی مہندی" والوں نے اس دشمن نابکار کا چہرہ بھی سیاہ کر دیا ہے۔ کہ:

دشمن زندگی است موئے سفید
روئے دشمن راہ سیاہ باید کرد

اسی "مولوی وہسکی" کے بارے میں عدم نے کہا تھا

جناب شیخ یہ چپکے سے کہہ گئے آخر
شراب رات کو اکثر حلال ہوتی ہے

آخر میں شورش کاشمیری کی نظم "بناسپتی مولانا" جو انہوں نے جناب "مجہر خیز" کوثر نیازی کی شان میں نہ کہی تھی۔ قارئین کی ضیافت طبع کے لئے اس کا یہاں نقل کر دینا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

بروت و ریش کے عقدوں کو سلجھاتے ہیں مولانا
پرانے تذکروں پر وعظ فرماتے ہیں مولانا
بباطن دختر انگور کے عشاق کی صف میں
بظاہر کوثر و تسنیم کہلاتے ہیں مولانا
سنا ہے آج کل اک جیب کترے کی معیت میں
کلام اللہ کی تفسیر فرماتے ہیں مولانا
نمازی سوچتے ہیں مقتدی حیران ہوتے ہیں
چرا کر مسجدوں سے جوتیاں لاتے ہیں مولانا
ادب کی آبرو غائب زباں کا بانکپن عنقا
خطابت کے نشہ میں جھومتے آتے ہیں مولانا
غضب کی شوخیاں مضمر ہیں اس لوٹن کبوتر میں
پھریرے کی طرح منبر پہ لہراتے ہیں مولانا
زباں کی آخری ہچکی، قلم کا اولیں نخرہ
غزل کے مرحلوں میں ڈھیر ہو جاتے ہیں مولانا
ہزاروں چونچلوں کا روپ اس بالی عمریا میں
مگر ابلیس کی شوخی سے کہلاتے ہیں مولانا
عبارت نامکمل منچلوں کے روزنامے کی
قیامت ہے کہ لیڈر بن کے اتراتے ہیں مولانا
بزرگوں کی سیاسی مخبری کعبہ کی چوکھٹ پر
اسی کی چکنی چپڑی روٹیاں کھاتے ہیں مولانا
ضرورت ہی نہیں اس باب میں عقدہ کشائی کی
رئیسوں کو بکار خاص بہکاتے ہیں مولانا
جنہیں یاران محفل میر کا مطلع سمجھتے ہیں
الہ العالمین! وہ لوگ بن جاتے ہیں مولانا"